2532- مسلمانوں کے ہاں قضائے حاجت کے آداب

سوال

کیا میں صحیح سمجھا ہوں کہ شرم وحیاء کا تقاضہ یہی ہے کہ مردوں کے لیے پیشاب کرتے وقت زمین کے قریب ہونا اور جھکنا ضروری ہے ؟
لیکن میرا سوال یہ ہے کہ مردوں کے بیڈروم میں پیشاب کے لیے پاٹ کا استعمال نہ کرنے میں زیادہ شرم وحیاء پائی جاتی ہے ، جبکہ ان میں سے کوئی ایک شخص مسلمان ہو اور اس کا بیڈروم لیٹرین کے قریب ہو؟
میں جانتا ہوں کہ مسلمان عورت کے لیے شرم وحیاء کے اداب اور اصول وقواعد ایک یورپی عورت کے مقابلہ میں بہت زیادہ اور شدید تحفظ رکھتے ہیں ، میں اسی بنا پر مسلمان عورت کا بہت زیادہ احترام کرتا ہوں ، میں مسلمانوں پر حملہ نہیں کررہا ، اگرچہ میرے سوال سے ظاہر ہوتا ہے ، لیکن صرف اتنا ہے کہ میں ان کے سلوکیات اور آداب کے متعلق کافی معلومات نہیں رکھتا ، جواب دینے پر آپ کا شکریہ ، اللہ تعالی آپ کو ہر قسم کی برائی سے محفوظ رکھے اور آپ کو صحت وعافیت سے نوازے .

پسندیدہ جواب

سب سے پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے کہ آپ مسلمانوں کے احساسات کو سمجھتے اور اس کا شعور حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ، اور انہیں تکلیف دینے والی اشياء معلوم کرنے کی کوشش میں ہیں تا کہ انہیں اذیت وتکلیف محسوس نہ ہو ، ہمیں بہت خوشی ہورہی ہے کہ آپ نے جو کچھ دریافت کیا ہے اس کا جواب تفصیل سے دیں ، بلکہ اس سے بھی زیادہ معلومات فراہم کریں ، ہوسکتا ہے اس کے ذریعہ آپ پر وہ کچھ واضح ہوجائے جو آپ کو خیر عظیم کی طرف لے جائے .

یہ مبارک شریعت اسلامیہ کی عظمت میں ہی شامل ہے کہ شریعت اسلامیہ نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس میں قلیل سی بھی خیر ہو اور نہ ہی زیادہ خیر والی چیز چھوڑی ہی مگر اس کا حکم دیا ہے ، اور اس پر دلالت کی ہے ، اور اگر کسی چیز میں قلیل سا بھی شر اور برائی ہے یا کثیر شر ہے تو اس سے ڈرایا اور منع کیا ہے .

تو اس طرح شریعت اسلامیہ ہر لحاظ سے کامل واکمل اور احسن ہے جس نے غیر مسلموں کو دہشت زدہ کردیا ہے ، اور اس دین پر تعجب کرنے لگے ہیں ، حتی کہ مشرکوں میں سے ایک شخص نے سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا :

تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتے ہیں حتی کہ بیت الخلاء جانے کا طریقہ بھی ، تو سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے : جی ہاں بالکل صحیح ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قضائے حاجت کرتے وقت قبلہ رخ ہونے اور اس کی طرف پشت کرنے سے منع فرمایا ہے ....." الحدیث .

اسے ترمذی نے حدیث نمبر (16) میں روایت کیا ہے ، اور اسے حسن صحیح کہا ہے ، اور یہ صحیح مسلم وغیرہ میں بھی ہے .

قضائے حاجت کے متعلق شریعت اسلامیہ میں کئی ایک آداب اور احکام بیان ہوئے جن میں سے چند ایک ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں :

1– قضائے حاجت (پیشاب اور پاخانہ) کرتے وقت قبلہ رخ نہ ہونا (مسلمانوں کا قبلہ وہ کعبہ ہے جسے ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی کے حکم سے مکہ مکرمہ میں تعمیر کیا تھا) اور یہ قبلہ کے احترام اور اللہ تعالی کے شعائر کی تعظیم میں سے ہے ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" تم میں سے جب کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو وہ قبلہ رخ نہ ہو اور نہ ہی قبلہ کی طرف پیٹھ کرے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (389).

2- پیشاب کرتے وقت عضو تناسل کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا عضو تناسل اپنے دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے، اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے، اور نہ ہی برتن میں سانس لے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (150).

3- دائیں ہاتھ سے نجاست زائل نہ کرے، بلکہ نجاست زائل کرنے کے لیے اپنا بایاں ہاتھ استعمال کرے، اس کی دلیل مندرجہ بالا حدیث ہے، اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم میں سے جب کوئی پونچھے تو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ پونچھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5199).

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ کھانے پینے اور وضوء کرنے اور لباس پہننے، اور لینے دینے کے لیے اور اس کے علاوہ میں اپنا بایاں ہاتھ استعمال کرتے تھے"

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے، اور صحیح الجامع حدیث نمبر (4912) میں ہے.

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے بعد صفائی کرے تو اپنے دائیں ہاتھ نہ کرے، اسے چاہیے کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ سے استنجاء کرے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (308) صحیح الجامع حدیث نمبر (322)

4- سنت یہ ہے کہ قضائے حاجت بیٹھ کر کی جائے، اور زمین کے قریب ہو کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے، اور پیشاب کے چھینٹے پڑنے سے بھی زیادہ بچاؤ ہوتا ہے، اس کا بدن اور لباس گندا نہیں ہوتا، اور اگر اس سے محفوظ رہتا ہو تو کھڑے ہو پیشاب کرنا جائز ہے.

5- قضائے حاجت کرتے وقت لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کرتے وقت کسی اونچی جگہ یا کھجوروں کے باغ میں چھپنا پسند کرتے تھے.

صحیح مسلم حدیث نمبر (517).

اور اگر انسان کھلی جگہ ہو اور قضائے حاجت کرنا چاہے اور وہاں چھپنے کے لیے کچھ بھی نہ ہو تو اپنے ارد گرد والے لوگوں سے دور اور انکی آنکھوں سے اوجھل ہو جائے، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قضائے حاجت کی ضرورت پڑی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت دور چلے گئے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (20) امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے.

اور عبد الرحمن بن ابی قراد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قضائے حاجت کے لیے گیا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب قضائے حاجت کرنا چاہتے تو بہت زیادہ دور نکل جاتے"

سنن نسائی حدیث نمبر (16) صحیح الجامع حدیث نمبر (4651).

6- زمین کے قریب ہو کر ستر ننگا کرے، کیونکہ اس میں ستر پوشی زیادہ ہوتی ہے، انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کرنا چاہتے تو اپنا کپڑا زمین کے قریب ہونے سے قبل نہ اٹھاتے تھے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (14) صحیح الجامع حدیث نمبر (4652).

اور اگر لیٹرین میں ہو تو دروازہ بند کرنے اور دیکھنے والوں کی نظروں سے اوجھل ہونے سے قبل کپڑا نہ اٹھائے.

محترم سائل اس اور اس سے پہلے والے نقطہ سے آپ یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ یورپی اور دوسرے ممالک میں اکثر لوگ کھڑے ہو کر مکشوف جگہ میں ایک دوسرے کے قریب ہی پیشاب کرتے ہیں جو کہ ادب اور شرم وحیاء اور عزت وحشمت اور اخلاق کریمہ کے منافی ہے، ہر سلیم الفطرت اور صحیح العقل شخص کا بدن اس سے کانپ جاتا ہے، کہ کوئی شخص لوگوں کے سامنے کس طرح اپنی شرمگاہ کھول کر کھڑا ہو جاتا ہے جسے اللہ تعالی نے اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان چھپا کر رکھا ہے اور اسے چھپانے کا حکم بھی دیا ہے، بشریت کے عقل مندوں کے ہاں اسے چھپا کر رکھنے کا معاملہ استقرار پا چکا ہے.

اسی طرح ان لیٹرینوں کا اس قبیح اور گندی شکل میں بنانا بھی اصل میں ایک غلطی ہے جسے استعمال کرنے والے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتے ہیں، اور پیشاب کرتے ہوئے وہ جانوروں کو بھی پیچھے چھوڑ دیتے ہیں جن کی عادت ہے کہ پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت چھپ جاتے ہیں.

7- مسلمانوں کے ہاں قضائے حاجت کے لیے بیت الخلاء میں داخل ہونے اور باہر آنے کے کچھ شرعی آداب اور معلوم دعائیں ہیں جو کہ حالت اور مکان کی بالکل مناسب ہیں، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ جب بھی ہم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ درج ذیل کلمات کہے:

"بسم اللہ، اللہم إنی أعوذ بک من الخبث والخبائث"

اللہ تعالی کے نام سے داخل ہوتا ہوں، اے اللہ میں خبیث جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں.

تو اس طرح وہ ہر خبیث اور گندی چیز اور ہر شیطان جنی اور جنی سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہے، اور جب بیت الخلاء سے خارج ہوتا ہے تو "غفرانک" کہہ کر اللہ تعالی سے بخشش طلب کرتا ہے.

8- قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد نجاست کو زائل کرنا اور اسے صاف کرنے کا خیال رکھنا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب سے پاکی حاصل کرنے میں سستی وکاہلی کرنے سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"قبر کا اکثر طور پر عذاب پیشاب کی بنا پر ہوتا ہے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (342) صحیح الجامع حدیث نمبر (1202).

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمانے لگے:

"ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور انہیں کوئی بڑی چیز کی بنا پر عذاب نہیں دیا جا رہا، ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے احتراز نہیں کرتا تھا، اور دوسرا غیبت اور چغلی کیا کرتا تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5592).

9- نجاست کو تین بار دھویا یا پونچھا جائے، یا پھر تین بار کے بعد حسب ضرورت پانچ یا سات بار، اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مقعد (پاخانہ والی جگہ) تین بار دھویا کرتے تھے"

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں: ہم نے بھی اس پر عمل کیا تو ہم نے اسے علاج اور پاکیزگی پایا"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (350) صحیح الجامع حدیث نمبر (4993).

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی شخص مٹی کے ڈھیلے یا پتھر سے استنجاء کرے تو طاق استعمال کرے"

اسے امام احمد نے مسند احمد میں روایت کیا ہے، اور صحیح الجامع حدیث نمبر (375) میں حسن قرار دیا ہے.

یعنی ایک تین پانچ سات پتھر استعمال کرے.

10- استنجاء کرنے میں ہڈی اور گوبر اور لید استعمال نہ کرے، بلکہ وہ ٹشو پیپر یا پتھر یا مٹی وغیرہ استعمال کرے کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے:

کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی قضائے حاجت کے بعد استعمال کرنے کے لیے پانی کا برتن اٹھا کر لے کر گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے: یہ کون ہے؟

میں نے عرض ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مجھے پتھر لا کر دو تا کہ میں استنجاء کروں، مجھے نہ تو ہڈی لا کر دینا، اور نہ ہی لید اور گوبر، تو میں اپنے کپڑے کے کنارے میں پتھر لایا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں رکھ کر چلا گیا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو میں نے جا کر کہا: ہڈی اور لید اور گوبر کا معلق کیا ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ دونوں چیزیں جنوں کا کھانا ہیں ... الحدیث.

صحیح بخاری حدیث نمبر (3571).

11-انسان کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے، اس کی دلیل درج ذیل روایت ہے :

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (423).

اور اس لیے بھی کہ ایسا کرنے سے پانی گندا ہو جاتا ہے، اور پانی استعمال کرنے والوں کے لیے اذیت و تکلیف کا باعث بنتا ہے.

12-لوگوں کے راستے میں پیشاب نہ کیا جائے، اور نہ ہی سائے میں جہاں لوگ بیٹھتے ہوں، کیونکہ ایسا کرنے میں لوگوں کے لیے اذیت و تکلیف کا باعث ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دو لعنت والی چیزوں سے بچو، صحابہ کرام نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دو لعنت والی کونسی چیز ہیں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہ شخص جو لوگوں کے راہ یا ان کے سائے میں قضائے حاجت کرے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (23) صحیح الجامع حدیث نمبر (110).

13-قضائے حاجت کرنے والے شخص کو سلام نہ کیا جائے، اور نہ ہی وہ شخص قضائے حاجت والی جگہ میں سلام کا جواب دے، کیونکہ گندی جگھوں پر اللہ تعالی کا ذکر نہیں کیا جاتا.

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

"جب تم مجھے اس طرح کی حالت میں دیکھو تو مجھے سلام مت کہو، کیونکہ اگر تو ایسا کریگا تو میں تجھے سلام کا جواب نہیں دونگا"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (346) صحیح الجامع حدیث نمبر (575)

جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ قضائے حاجت میں بغیر ضرورت بات چیت کرنی مکروہ ہے.

اس موضوع کے متعلقہ شریعت اسلامیہ میں چند ایک آداب تھے جو مندرجہ بالا سطور میں بیان ہوئے ہیں، جو ہر انسان کے ساتھ روزانہ پیش آتے ہیں اس لیے شریعت اسلامیہ نے ان کا خاص خیال رکھا ہے، اور ان آداب کو مکمل طور پر بیان بھی کیا ہے، تو پھر ان سے بڑے اور اہم آداب کا حال کیا ہوگا.

سائل محترم کیا آپ کو پوری دنیا میں کسی دوسرے ایسے دین کا علم ہے جو اس طرح کے آداب لایا ہو؟

اللہ کی قسم یہ دین کمال اور حسن و بہتری اور اس کی پیروی واجب ہونے کے اعتبار سے کافی ہے.

ہم اللہ تعالی سے اپنے اور آپ کے لیے ہر قسم کی بھلائی اور حق کی طرف راہنمائی وہدایت کی توفیق نصیب فرمائے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کا نزول کرے.

واللہ اعلم.